

مسیح کا عجب فیض

نمبر 3513

ایک خطبہ

اشاعت: جمعرات، 25 مئی 1916

اداء: سی۔ ایچ۔ اسپرژن

مقام: میٹروپولیٹن عبادت گاہ، نیوئنگٹن

وقت: خداوند کے دن کی شام، 25 نومبر 1866

"جس نے اپنے آپ کو ہمارے لیے دے دیا۔"
ططس 2:14 —

دیکھو، ایک بار پھر ہم اسی پرانے مضمون کی طرف لوٹتے ہیں۔ ہمیں اب بھی آدمزاد کے لیے خدا کی محبت کی کہانی سنانی ہے، جو اُس کے اکلوتے بیٹے، یسوع مسیح، کی ذات میں ظاہر ہوئی۔

جب تم اپنے دسترخوان پر آتے ہو تو تمہیں وہاں کئی اقسام کی نعمتیں ملتی ہیں—کبھی ایک قسم کا کھانا، کبھی دوسری، مگر تم کبھی تعجب نہیں کرتے کہ وہاں روٹی ہر بار موجود ہوتی ہے؛ بلکہ شاید ہم یہ بھی کہہ سکتے ہیں کہ اگر نمک وہاں ہر بار نہ ہو تو وہ کمی محسوس ہوتی ہے۔

اسی طرح کچھ حقائق ایسے ہیں جنہیں بار بار دُہرایا جانا ضروری ہے، اور خاص طور پر یہ عظیم حقیقت: "خدا مسیح میں تھا، اور دنیا کو اپنے ساتھ میل دے رہا تھا، اور ان کی خطاؤں کا حساب اُن سے نہ لیا۔"

یہی تو زندگی کی روٹی ہے: "کیونکہ خدا نے دنیا سے ایسی محبت رکھی کہ اُس نے اپنا اکلوتا بیٹا بخش دیا تاکہ جو کوئی اُس پر ایمان لائے بلاک نہ ہو بلکہ ہمیشہ کی زندگی پائے۔"

یہی تو دسترخوان پر رکھا گیا نمک ہے، جسے کبھی فراموش نہ کیا جائے: "یہ بات سچ اور ہر طرح سے قبول کیے جانے کے لائق ہے کہ مسیح یسوع دنیا میں گنہگاروں کو نجات دینے کے لیے آیا، جن میں میں سب سے بڑا ہوں۔"

اب ہم اپنے متن کو لیں گے، اور اسے یوں برتیں گے:
اَوّل تو ہم اس سے کچھ سوالات کریں گے؛ پھر ہم اس کے گرد حقائق کا ایک پس منظر رکھیں گے؛ اور جب ہم یہ کر چکیں گے، تو ہم کوشش کریں گے کہ اس کی روح کو نچوڑیں، تاکہ اس سے کچھ اہم نتائج اخذ کریں۔

پس، سب سے پہلے

1

ہم متن کو گواہی کے پلنگ پر رکھیں گے، اور اس سے چند سوالات کریں گے۔

متن میں فقط پانچ کلمات ہیں، اور ہم انہی پر چار سوالات کے ساتھ قناعت کریں گے:
"جس نے اپنے آپ کو ہمارے لیے دے دیا۔"

پہلا سوال جو ہم متن سے کرتے ہیں، یہ ہے:
یہ کون ہے جس کا ذکر کیا گیا ہے؟

اور متن خود ہی جواب دیتا ہے

"یہ ہے" عظیم خدا اور ہمارا نجات دہندہ، یسوع مسیح، جس نے اپنے آپ کو ہمارے لیے دے دیا۔

ہم نے خدا کو ناراض کیا تھا۔

آسمانی عدالت کی عظمت، اور اُس کی پاک اور عادل شریعت کی حرمت، جسے خود خدا نے صادر فرمایا، یہ تقاضا کرتی تھی کہ ایسی خطائیں جو اُس ابدی قانون کے خلاف ہوں، ہرگز بے سزا نہ چھوڑی جائیں۔

لیکن عدل خُدا کی صفات میں سے صرف ایک ہے۔
 کیونکہ خُدا محبت ہے، پس وہ رحمت سے معمور ہے۔
 تو بھی، وہ کبھی اجازت نہیں دیتا کہ اُس کی کوئی ایک صفت دوسری پر غالب آ جائے۔
 وہ ایسا رحم نہ دکھاتا کہ عدل کو پس پردہ کر دے
 نہ ایسا عادل ہوتا کہ رحم کو کچل دے۔
 وہ نہ کبھی ناانصاف ہوا، نہ بے رحم۔

یہ پیچیدگی یوں حل ہوئی
 ،کہ خود خُدا نے اپنی بلندی سے جھک کر
 اپنی جلالی شوکت کو خاکی بشریت کے پردہ میں چھپا لیا۔

—کلامِ وہی ازلی کلام، جس کے بغیر کوئی چیز خلق نہ ہوئی
 جسم ہوا اور ہمارے درمیان بسا؛
 —اور اُس کے رسولوں نے، اُس کے دوستوں اور دشمنوں نے اُسے دیکھا
 ،وہ عورت کی نسل تھا
 اور ساتھ ہی خُدا کا بیٹا؛
 ،سچا خُدا سچے خُدا سے
 ،الوہیت کی کامل شوکت میں
 ،اور انسان، اپنی ماں کے جوہر سے
 ہماری بشریت کی تمام کمزوریوں میں شریک؛
 —گناہ واحد چیز تھی جو ہمیں اُس سے جدا کرتی تھی
 وہ بے گناہ تھا، اور ہم گناہ سے بھرے ہوئے تھے۔

پس، یہ خُدا ہی ہے "جس نے اپنے آپ کو ہمارے لیے دے دیا"؛
 یہ انسان ہے جس نے اپنی جان قربان کی۔

،یہی ہے یسوع مسیح
 جو باپ کے برابر اور اُس کے ساتھ ابدیت میں شریک ہے؛
 ،جس نے یہ نہ سمجھا کہ خُدا کے برابر ہونا غصب ہے
 ،بلکہ اپنے آپ کو خالی کر دیا
 ،اور خادم کی صورت اختیار کی
 اور گناہ آلود بشر کی مشابہت میں ظاہر ہوا؛
 ،اور انسان کی ہیئت میں پایا گیا
 ،تو اپنے آپ کو فروتن کیا
 اور موت تک—بلکہ صلیب کی موت تک—فرمانبردار رہا۔

،یہی ہے مسیح یسوع
 ،انسان بھی، خُدا بھی
 "جس نے اپنے آپ کو ہمارے لیے دے دیا۔"

اب میں اُمید کرتا ہوں کہ ہم یہاں کسی خطا کا ارتکاب نہ کریں گے، کیونکہ اگر یہاں خطا ہوئی تو وہ ہلاک کن ہوگی۔
 ،شاید لوگ ہمیں بے محبت خیال کریں جب ہم یہ کہیں
 —مگر اگر ہم نہ کہیں تو دیانت سے دور ہوں گے
 :یہ جان لینا ضروری ہے کہ یہاں درست ہونا ازبس لازم ہے

،تم باقی سب میں درست ہو ہی نہیں سکتے"
 "جب تک تم اُس کے بارے میں درست رائے نہ رکھو۔

اگر تم مسیح کی الوہیت پر ایمان نہیں رکھتے تو تم اُسے بے عزت کرتے ہو۔
 وہ تم سے کچھ واسطہ نہ رکھے گا، جب تک تم اُسے خُدا بھی اور انسان بھی نہ مانو۔

تمہیں اُسے بغیر کسی کمی کے، کامل اور مکمل طور پر الوہی ماننا ہوگا
اور ساتھ ہی اُسے اپنا بھائی، اور ایسا انسان تسلیم کرنا ہوگا جیسا کہ تم خود ہو۔

یہی وہ ذات ہے، اور اُسی پر بھروسہ کر کے ہم نجات پائیں گے۔
لیکن اگر اُس کی الوہیت کو رد کرو گے
تو وہ تم سے کہے گا
"تو نے مجھے نہ پہچانا، اور میں نے تجھے کبھی نہ جانا"

متن نے ہمارے سوال "کون؟" کا جواب دے دیا ہے۔
اور اب ہم اُسے پھر گواہی کے پلنگ پر رکھتے ہیں
اور ایک دوسرا سوال کرتے ہیں
"کیا؟ اُس نے کیا کیا؟"

جواب یہ ہے
"اُس نے اپنے آپ کو ہمارے لیے دے دیا۔"
یہ ایک تحفہ تھا۔

مسیح کا اپنے آپ کو ہمارے لیے پیش کرنا رضاکارانہ تھا۔
اُس نے اپنی مرضی سے یہ کیا۔

وہ اس لیے نہ مرا کہ ہم اُس کی محبت کے لائق تھے؛
برعکس، ہم تو اُس کی نفرت کے مستحق تھے۔
ہم سزاوار تھے کہ وہ ہمیں اپنی حضوری سے دور پھینک دے
کہ ہم گناہ سے بھرے ہوئے تھے۔

ہم تو اُس تاجکستان کے بدکار رکھوالے تھے
جنہوں نے اُس کے بیٹے کا پھل اپنی بھلائی کے لیے کھا لیا
—اور جب بیٹا آیا—جو بادشاہ کا بیٹا تھا
تو ہم نے اُسے ظالم ہاتھوں سے قتل کیا
اور تاجکستان سے باہر پھینک دیا۔

لیکن وہ ہم دشمنوں کے لیے مرا۔
یاد رکھو کلام مقدس کے یہ الفاظ

،شاید کوئی راستباز کے لیے بھی جان نہ دے"
ہو سکتا ہے کہ کسی نیک شخص کے لیے کوئی مرنے کی جرات کرے؛
لیکن خُدا ہم پر اپنی محبت یوں ظاہر کرتا ہے کہ جب ہم ابھی گنہگار ہی تھے
"تو مسیح فُسق لوگوں کے لیے مُوا۔"

"اُس نے اپنے آپ کو دے دیا۔"
ہم خُدا کی محبت کو خرید نہیں سکتے۔

—محبتِ الہی کا یہ ارفع ترین اظہار
—کہ اُس نے اپنا اکلوتا بیٹا بخش دیا
فطرت کے اصولوں میں ناقابلِ خریداری تھا۔

ہم کیا پیش کر سکتے تھے
کہ خُدا خود آسمان سے اترے
،انسان کی بیئت میں ظاہر ہو
اور ہمارے لیے مر جائے؟

،کیوں، اگر آسمان کے تمام فرشتے مل کر عمل کرتے
تو وہ مسیح کے ایک دُکھ کے بھی لائق نہ ہوتے۔

،اگر فرشتے ابدالآباد تک اپنے نعمات بے وقفہ کو جاری رکھتے
،اور اگر تمام انسان وفادار رہتے
،اور اپنے نیک اعمال کے انبار کو فرشتوں کے ساتھ ملا کر پیش کرتے
،اور اگر تمام مخلوقات، جو کبھی تھیں یا جو آئندہ ہوں گی
—اپنی اپنی نیکی کی سونے کی گٹھڑیاں لا کر رکھتیں
تب بھی کیا وہ اُس صلیب کے لائق ہو سکتے تھے؟

کیا وہ اِس لائق تھے
کہ خُدا کا بیٹا وہاں خون آلود و جاں بلب لٹکا رہے؟
!ہرگز نہیں

،یہ تو محض ایک بخشش تھی
کیونکہ یہ سرے سے قابلِ خرید ہی نہ تھی۔
،اگر تمام جہانوں کو ڈھال کر سونے میں ڈھالا جاتا
،تب بھی وہ نہ تو فدیہ دینے کے قابل تھے
نہ ہی اُن کی حیثیت اتنی تھی کہ فادی کے ایک آنسو کا مول چکا سکیں۔

—یہ تو فضل تھا، استحقاق نہیں
اُس نے اپنے آپ کو دے دیا۔

اور یہ تحفہ اس قدر مکمل بخشش تھا
کہ نجات دہندہ پر کسی قسم کا دباؤ نہ ڈالا گیا۔
،اُس پر مرنے کی کوئی مجبوری نہ تھی
سوائے اِس کے کہ وہ ہم سے محبت کرتا تھا۔

،آہ! اے دوستو
،اگر ہم مٹا دیے جاتے
،تو میں نہیں سمجھتا کہ خُدا کی کائنات میں کوئی کمی واقع ہوتی
اگر تمام نسلِ آدم موقوف ہو جاتی۔
یہ کائنات اتنی وسیع و عظیم ہے
کہ ہماری مانند بولتے ٹٹے اس میں کسی کمی کا سبب نہ بنتے۔

،جب ایک تارا غائب ہوتا ہے
،تو شاید ہماری آدھی رات کی فضا پر تھوڑا سا اثر پڑتا ہے
،لیکن اُس آنکھ کے لیے جو لانتہا کو دیکھتی ہے
یہ کچھ بھی تبدیلی نہ ہوتی۔

کیا تم نہیں جانتے
،کہ یہ ہمارا چھوٹا سا نظامِ شمسی
،جسے ہم بہت عظیم جانتے ہیں
،اور وہ دُور کے ایستادہ ستارے
،اور وہ عظیم الشان غبارِ آلود کہکشائیں
،اور وہ دُور اُڑتا ہوا دمدار ستارہ
—جس کی حرکت باعثِ بیہوشی ہے
یہ سب خُدا کے عظیم کاموں کے میدان کا فقط ایک کونا ہیں؟

،وہ ان سب کو کچھ نہ سمجھ کر تھام لیتا ہے
—اور اُنہیں—چاہے جتنے بڑے اور ناقابلِ تصور کیوں نہ ہوں

ترازو کے غبار کی مانند جانتا ہے
جو پلڑا جھکانے کے قابل بھی نہ ہو؛
اور اگر وہ سب کل فنا ہو جائیں
تو بھی نقصان کچھ ایسا نہ ہو
جیسے چند ذراتِ خاک کو
گرمی کی ہوا میں اڑا دیا گیا ہو۔

لیکن خُدا نے خود جھکنا گوارا کیا، تاکہ ہم ہلاک نہ ہوں
اُہ! کیسی شان دار محبت ہے یہ
اور اُس کی عظمت اس لیے اور بھی زیادہ ہے کہ اس کی کوئی مجبوری نہ تھی۔

قدرت کے قرینے میں، اگر ہم نہ بھی ہوتے
تو خُدا ویسا ہی قدوس، ویسا ہی آسمانی ہوتا جیسا وہ اب ہے؛
اور وہ آسمانوں کی جلالی رونق
اتنی ہی تابناک ہوتی
چاہے ہم جہنم کی آگ میں جھونک دیے جاتے۔

خُدا نے کچھ نہ پایا
سوا اُس محبت کے ظہور کے
—جو فرشتوں کے خوابوں سے بھی ماورا ہے
ایسا فضل، جس کی بلندی، گہرائی، طول و عرض
تمام مخلوقات کے علم سے بڑھ کر ہے۔

خُدا ہی جانتا ہے خُدا کی وہ محبت
جو یسوع مسیح میں ظاہر ہوئی۔
اُس نے اپنے آپ کو دے دیا۔

اب ہم اس نکتہ سے آگے بڑھیں گے
جب یہ امر خوب اچھی طرح سمجھ لیا جائے
کہ مسیح کا گناہگاروں کے لیے مرنا
اور بے دینوں کے لیے اپنے آپ کو دینا
محض فیض محض کا عمل تھا۔

نہ خُدا پر کوئی جبر تھا کہ وہ اپنا بیٹا دے
نہ بیٹے پر کوئی دباؤ کہ وہ مرے
سوا اس کے کہ اُس کی محبت کی طاقت
اُسے انسان کے لیے جھکائے۔

وہ ہمیں مرتے نہ دیکھ سکتا تھا۔
اُس کے دل میں ایک باپ کی محبت تھی۔

وہ ہمارے زوال پذیر نسلِ آدم پر
ایسے جھک کر کھڑا نظر آتا ہے
جیسے داؤد ابی شالوم پر جھکا تھا؛
حالانکہ ہم ابی شالوم کی مانند نافرمان تھے۔

اور وہ یوں پکار اٹھا
"میرے بیٹے! میرے بیٹے! کاش میں تیرے بدلے مر جاتا! میرے بیٹے! میرے بیٹے!"

—مگر اُس نے صرف یہ کہا نہیں
بلکہ ہمارے لیے مر بھی گیا

اور وہ بھی ہماری خاطر
!جو اُس کے دشمن تھے

،کیسی عجیب، کیسی بے کنار محبت تھی"
جس نے مرتے انسان پر ترس کھایا؛
،باپ نے اپنے برابر بیٹے کو بھیجا
"تاکہ اُسے پھر سے زندگی عطا ہو۔
ایہ سب کچھ محبت اور فضل کا کرشمہ تھا

تیسرا سوال یہ ہے:
"اُس نے کیا دیا؟"
"متن کہتا ہے: "جس نے اپنے آپ کو ہمارے واسطے دے دیا۔

—یہی اس کلام کا جلال ہے
،کہ اُس نے محض آسمان کے تاج و تخت نہیں چھوڑے
اگرچہ یہ بھی عظیم قربانی تھی
کہ وہ جلال کو ترک کر کے
ایک بڑھئی کے بیٹے کی خاکسار پوشاک میں آیا؛

،نہ فقط سرافیم کے نغمے
،نہ فقط کروبیوں کی صدائیں
اگرچہ یہ بھی کچھ کم نہ تھا
کہ اُن کو چھوڑ کر
آنسوؤں اور کراہوں سے بھرے
اس گناہ آلود جہاں میں آ بسا؛

،نہ فقط باپ کے دربار کی عظمت
اگرچہ یہ بھی بڑی قربانی تھی
کہ وہ فرشتگان کی رفاقت چھوڑ کر
،درندوں کے درمیان
بلکہ اُن انسانوں کے بیچ رہا
جو درندوں سے بھی بدتر تھے؛
چالیس دن روزہ رکھا
اور پھر شرم و رسوائی کی صلیب پر جان دے دی۔

!نہیں
،یہ سب کچھ اس نے سچ مچ دیا
—مگر کلام اس پر زیادہ زور نہیں دیتا
کیونکہ اُس نے صرف یہ چیزیں نہیں دیں؛
!بلکہ اپنے آپ کو دے دیا

،اے بھائیو
!ذرا دھیان کرو کہ یہاں کیسی دولت پوشیدہ ہے
،یہ محض اُس کی راستبازی نہیں تھی
اگرچہ وہی ہماری پوشاک بنی؛
،یہ صرف اُس کا خون نہیں تھا
اگرچہ وہی چشمہ ہے جس میں ہم دھلتے ہیں؛
—بلکہ یہ اس کی ذات تھی
الوہیت اور انسانیت کا مکمل امتزاج۔

،مسیح" کے معنی میں جو کچھ شامل ہے"
،وہ سب اُس نے ہمیں دے دیا
اور ہمارے واسطے دے دیا۔

—کاش! ہم اُس بے پایاں سمندر میں غوطہ زن ہو سکیں
!اُس کی ذات
،قادر مطلق
،علیم
—لازوال
!اُس کی ذات

—اُس نے اپنی ذات دی
—پاکیزگی، محبت، شفقت، حلم، نرمی
کمالات کا وہ عجیب مرکب
—جو ایک کامل ذات کو وجود بخشتا ہے
!اُس کی ذات

جب تم مسیح کے گھر میں آتے ہو
،تو یہ نہیں کہتے
"اُس نے مجھے یہ گھر، یعنی کلیسیا، دیا کہ میں اس میں بسوں؛"
،نہ یہ کہتے ہو
"اُس نے مجھے یہ میز دی کہ میں اس پر ضیافت کروں؛"
بلکہ تم ایمان کے ساتھ اُسے اپنے بازوؤں میں لیتے ہو
:اور کہتے ہو
،جس نے مجھ سے محبت رکھی"
"اور اپنے آپ کو میرے لیے دے دیا۔
—کاش! تم اُس شیریں لفظ کو تھام سکو
"!اُس کی ذات"

یہ شوہر کی اُس محبت کی مانند ہے
،جو اپنی بیوی کو نہ صرف روزمرہ کی ضروریات
،لباس، خوراک، اور راحتیں دیتا ہے
بلکہ اپنے آپ کو بھی اُس کے لیے وقف کر دیتا ہے۔
—ایسا ہی یسوع کرتا ہے
،یسوع کا بدن اور جان
،یسوع کی الوہیت
—اور جو کچھ بھی وہ ہے
اُس نے اپنی قوم کے لیے
خوشی سے دے دیا۔

"جس نے اپنے آپ کو ہمارے لیے دے دیا۔"

اب ہم متن سے ایک اور سوال کرتے ہیں:
"مسیح نے اپنے آپ کو کن کے لیے دیا؟"

تو متن کہتا ہے:
"ہمارے لیے۔"

بعض کہتے ہیں کہ
مسیح نے اپنے آپ کو ہر اُس انسان کے لیے دیا
جو آج زندہ ہے
یا جو کبھی زندہ رہا
یا جو آئندہ زندہ ہوگا۔

—ہم اس بات کی پوری تائید نہیں کر سکتے
اگرچہ اس میں ایک پہلو سے سچائی ضرور ہے
—"کہ وہ" سب آدمیوں کا نجات دہندہ ہے
مگر ساتھ ہی یہ بھی لکھا ہے
"خاص کر اُن کا، جو ایمان لاتے ہیں۔"

یقیناً، اے عزیز سامع
—میں تجھے ایک ایسی بات کہوں جو بے شک و شبہ یقینی ہے
خواہ کفارہ کو خاص یا عام سمجھا جائے
اس کی حقیقی تاثیر سے وہی لوگ فیض یاب ہوتے ہیں
جن کی شناخت کچھ اٹل علامتوں سے ہوتی ہے۔

تُو یہ نہ کہہ کہ اُس نے اپنے آپ کو تیرے لیے دے دیا
جب تک کہ یہ نشانیاں تجھ میں روشن نہ ہوں۔
اور ان میں پہلی نشانی
—خالص ایمان ہے
خداوند یسوع مسیح پر ایمان۔
اگر تُو اُس پر ایمان لاتا ہے
تو یہ بات تیرے لیے اس امر کا ثبوت ہوگی
کہ اُس نے اپنے آپ کو تیرے لیے دے دیا۔

اِذرا غور کر
اگر اُس نے اپنے آپ کو سب آدمیوں کے لیے یکساں دیا ہوتا
تو پھر یہوداہ کے لیے بھی ویسا ہی دیتا
—جیسا پطرس کے لیے
کیا تُو ایسی محبت کو عزیز جانے گا؟
کیا تُو ایسے عقیدہ کو قبول کرے گا
جو یہ کہتا ہے کہ اُس نے اُن کے لیے بھی ویسا ہی جان دی
جو اُس وقت جہنم میں تھے
جیسے اُن کے لیے جو اُس وقت آسمان میں تھے؟
کیا تُو ایسی تعلیم پر دل رکھتا ہے؟

مگر میں تو ایسا حصہ چاہتا ہوں
جو ذاتی ہو
خاص ہو
اور جداگانہ ہو
—یسوع کے قیمتی خون میں ایسا حصہ—
جو مجھے اُس کے دہنے ہاتھ تک لے جائے
اور مجھے یہ کہنے کے قابل بنائے
"اُس نے اپنے خون سے مجھے میرے گناہوں سے دھو دیا ہے۔"

اب میں یہ سمجھتا ہوں
کہ ہمیں کوئی حق نہیں
کہ ہم یہ گمان کریں
کہ ہمیں مسیح کی موت سے کچھ فائدہ ہوگا

جب تک کہ ہم اُس پر ایمان نہ لائیں؛
اور اگر ہم اُس پر ایمان رکھتے ہیں
تو وہ ایمان ہمیں ان باتوں کی طرف لے جائے گا
جو درج ہیں:

،جس نے اپنے آپ کو ہمارے واسطے دے دیا"
—"تاکہ وہ ہمیں ہر طرح کی بدکاری سے چھڑا لے
پس ہم گناہ سے نفرت کریں گے
،اس سے لڑیں گے
اور اس سے رہائی پائیں گے؛

اور اپنے لیے ایک خاص قوم کو پاک کرے"
"جو نیک کاموں میں سرگرم ہو۔

لہذا مجھے کوئی حق حاصل نہیں
کہ میں یسوع کے قیمتی خون میں شریک ہونے کا دعویٰ کروں
جب تک کہ میری زندگی
نیک کاموں میں سرگرم نہ ہو۔"

،میرے نیک اعمال مجھے نجات نہیں دے سکتے
نہ ہی نجات میں کچھ حصہ ڈال سکتے ہیں؛
،مگر وہ نجات یافتہ ہونے کی دلیل ہیں
،اور اگر میں نیک کاموں میں سرگرم نہیں
،تو نجات کی دلیل میرے اندر مفقود ہے
اور مجھے ہرگز کوئی حق حاصل نہیں
کہ میں مسیح کی صلیبی مصیبتوں سے
ذرہ برابر بھی فیض پانے کی امید رکھوں۔

!اے میرے عزیز سامع! کاش خُدا کرے کہ تُو اُس مرد پر، اُس خُدا پر جو کلوری پر مرا، ایمان لا سکے
کاش تُو اُس پر ایسا بھروسا کرے
:کہ تُو کہہ سکے
"وہ مجھے بچائے گا، بلکہ اُس نے مجھے بچا لیا ہے"

وہ شکرگزاری جو تُو اُس کے لیے محسوس کرے گا
تجھے گناہ کے خلاف ایسی ناقابل شکست نفرت سے بھر دے گی۔
،تُو ہر بُری راہ کے خلاف جنگ شروع کرے گا
اور اُس کے فضل سے
—اپنے آپ کو اُس کی شریعت اور کلام کے مطابق ڈھالے گا
!اور تُو اُس میں ایک نئی مخلوق بن جائے گا

:خُدا کرے کہ تُو بھی یہ کہنے کے قابل ہو جائے
"جس نے اپنے آپ کو میرے لیے دے دیا"

،میں نے اس متن سے بہت سوال کر لیے
اب میں انہیں یہی پر چھوڑتا ہوں۔

—چند لمحوں کے لیے اب میں اس متن کو ایک اور رُخ سے استعمال کرنے جا رہا ہوں، یعنی

متن کو حقائق کے سیاق و سباق میں رکھنا

ایسا دن تھا جو سب دنوں سے پہلے تھا، جب نہ کوئی دن تھا اور نہ وقت، مگر فقط قدیم ایام کا مالک تھا، ایسا وقت جب وقت نہ تھا، بلکہ ابدیت ہی سب کچھ تھی۔ پھر خدا نے اپنے ابدی مقصد میں اپنے لوگوں کو بچانے کا ارادہ کیا۔ اگر ہم ان امور کے بارے میں بات کریں جو ہمارے لیے بہت پر اسرار ہیں کہ ہم انہیں جان نہ سکتے ہیں، اور جنہیں ہم صرف انسانوں کے طریقے سے بیان کر سکتے ہیں، تو خدا نے یہ طے کیا کہ اس کے لوگ بچائے جائیں گے، مگر اُس نے یہ بھی پیش بینی کی کہ وہ گناہ کریں گے۔ اس لیے یہ ضروری تھا کہ ان کے گناہوں کی سزا کسی نہ کسی شخص کو برداشت کرنی پڑے۔ وہ بچائے نہیں جا سکتے تھے جب تک کہ کوئی ایسا نمائندہ نہ ملے جو ان کی جگہ اور جگہ پر گناہ کی سزا کو برداشت کرے۔

ایسا نمائندہ کہاں ملے گا؟ کوئی فرشتہ پیش نہ آیا۔ وہاں کوئی فرشتہ نہیں تھا، کیونکہ خدا اکیلا بستا تھا، اور اگر اس وقت فرشتے بھی ہوتے تو وہ کبھی بھی انسان کے گناہ کے خوفناک بوجھ کو اٹھانے کی جرات نہ کرتے۔ لیکن اس عظیم مشاورتی مجلس میں، جب یہ فیصلہ کیا جا رہا تھا کہ کون خدا کے لوگوں کے تمام قرضوں کو چکانے کے لیے ضمانت لے گا، مسیح آیا اور خود کو ایک ضامن اور کفیل بنا دیا، تاکہ جو کچھ ان سے خدا کی عدالت کے سامنے مانگا جانا تھا یا مانگا جائے گا، وہ اُسے ادا کرے۔

پھر وہ دن آیا، جب وقت نے آغاز کیا، اور یہ دنیا، جو خدا کے ذہن میں چند چکر لگا چکی تھی، وہ اب بڑھاپے کی طرف بڑھ رہی تھی، مگر خدا کے نزدیک یہ دنیا صرف ایک بچہ تھی۔ لیکن جب وقت کی تکمیل ہوئی، اچانک، رات کی تاریکی میں، ایسی میٹھی آوازیں سنائی دیں جو پہلے کبھی انسانی ہونٹوں سے نہ سنی گئی تھیں، "خدا کی بلند ترین جگہ پر جلال ہو، زمین پر امن ہو، اور انسانوں کے ساتھ نیک خواہش ہو!" کیا تھا جو آسمان کو بے مثال روشنی سے روشن کر رہا تھا، اور رات کے وقت ہوا میں گانے گونج رہے تھے؟

"دیکھو وہ بچہ جو اپنی ماں کی چھاتی پر ہے، بیت لحم کے گھر میں!" اس نے اپنے آپ کو ہمارے لیے دے دیا۔ وہی جو پہلے اپنے آپ کو ضامن بنا چکا تھا، اب زمین پر آیا ہے تاکہ وہ انسان بنے، اور ہمارے لیے اپنے آپ کو دے دے۔ اُسے دیکھو! تیس برس تک وہ محنت کرتا رہا، بڑھئی کی دکان میں محنت کی مشقتوں کے درمیان! وہ کیا کر رہا تھا؟ شریعت کو پورا کرنا تھا، اور اس نے "اپنے آپ کو ہمارے لیے دے دیا" اور شریعت کو پورا کیا۔ لیکن اب وقت آیا جب وہ بتیس یا تین تین سال کا تھا، اور شریعت کا تقاضا تھا کہ سزا ادا کی جائے۔

کیا تم اُسے دیکھتے ہو جو باغ میں یہوداہ سے ملاقات کے لیے جا رہا ہے، پُر اعتماد مگر سنجیدہ قدموں کے ساتھ؟ اُس نے "اپنے آپ کو ہمارے لیے دے دیا۔" وہ ایک لفظ سے ان سپاہیوں کو دوزخ میں بھیج سکتا تھا، مگر وہ اُسے باندھتے ہیں۔ اُس نے "اپنے آپ کو ہمارے لیے دے دیا۔" وہ اُسے پائلٹ، ہیروڈ اور قیافہ کے سامنے لے جاتے ہیں، اور اُس کا مذاق اڑاتے ہیں، اور اُسے طعنہ دیتے ہیں، اور اُس کے گالوں کو کھینچتے ہیں، اور اُس کے کندھوں کو کوڑے مارتے ہیں! یہ کس طرح ہے کہ وہ اس درد کو برداشت کرے گا؟ یہ کس طرح ہے کہ وہ اتنی خاموشی سے ان تمام بے عزتیوں اور دھتکاروں کو برداشت کرتا ہے جو وہ اُس پر ڈالتے ہیں؟ اُس نے "اپنے آپ کو ہمارے لیے دے دیا۔" ہمارے گناہوں نے عذاب کا تقاضا کیا، اُس نے اپنی پیٹھ دکھائی اور وہ عذاب برداشت کیا، اُس نے "اپنے آپ کو ہمارے لیے دے دیا۔" لیکن کیا تم اُس بولناک جلوس کو دیکھتے ہو جو یروشلم کی گلیوں میں، وہ ڈولوروسا کے کھردرے راستے پر جا رہا ہے؟

کیا تم روتی ہوئی عورتوں کو دیکھتے ہو جو اُس کی وجہ سے سوگ مناتی ہیں؟ یہ کس طرح ہے کہ وہ تیار ہے کہ اُسے قید کر کے گلوری کی پہاڑی کی طرف لے جایا جائے؟ افسوس! وہ اُسے زمین پر پھینکتے ہیں! وہ اُس کے ہاتھوں اور پیروں میں منحوس لوہے کو چھید دیتے ہیں۔ وہ اُسے ہوا میں اٹھاتے ہیں! وہ صلیب کو اُس کی مخصوص جگہ میں گرا دیتے ہیں، اور وہاں وہ لٹک رہا ہے، ہنسی اور شرم کا ننگا منظر، لوگوں کا مذاق اڑایا گیا، اور فرشتوں کا سوگ۔ یہ کس طرح ہے کہ جلال کے مالک، جس نے تمام جہانوں کو بنایا، اور ستاروں کو چراغوں کی مانند آویزاں کیا، وہ اب وہاں خون بہا رہا ہے اور مر رہا ہے؟

اُس نے اپنے آپ کو ہمارے لیے دے دیا۔ کیا تم اُس کے ہاتھوں اور پیروں میں چار زخموں سے بہتے ہوئے چشموں کو دیکھ سکتے ہو؟ کیا تم اُس کی تکلیف کو دیکھ سکتے ہو جیسے وہ اُس کی پیشانی اور اُس کے نحیف جسم پر لکیریں کھینچ رہی ہے؟ نہیں، تم اُس کی روح کی غمگینیوں کو نہیں دیکھ سکتے۔ کوئی روح انہیں نہیں دیکھ سکتی۔ وہ تمہارے لیے اتنے بولناک تھے کہ تم انہیں جان نہ سکتے تھے۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ ساری دوزخ کو خدا کے بیٹے کے سینے میں ڈال دیا گیا ہو، اور گویا تمام عہدوں کی تمام مصیبتوں کو اُس پر اکٹھا کر دیا گیا ہو، یہاں تک کہ وہ برداشت کرتا رہا

، جو کچھ بھی تجسم لینے والے خدا نے برداشت کیا"

"اتنی طاقت تھی، مگر کوئی کمی نہ تھی۔

اب یہ سب کچھ کیوں ہے سوائے اس کے کہ اُس نے اپنے آپ کو ہمارے لیے دے دیا، یہاں تک کہ اُس کا سر موت میں جھک گیا، اور اُس کے بازو، سرد اور بے جان موت میں اُس کے پہلو سے لٹک گئے، اور اُسے یوسف عریمیٹی کی قبر میں دفن کر دیا گیا۔" اُس نے اپنے آپ کو ہمارے لیے دے دیا

اب اور کیا باقی ہے؟ وہ پھر زندہ ہو گیا، تیسرے دن وہ قبر سے نکل آیا، اور تب بھی وہ پھر بھی ہمارے لیے اپنے آپ کو دے رہا تھا! ہاں، عزیزو، وہ بلند ہوا، مگر وہ پھر بھی ہمارے لیے اپنے آپ کو دے رہا ہے، کیونکہ وہاں اوپر وہ مسلسل گناہگار کی درخواست پیش کر رہا ہے۔ وہاں آسمان کی عظمتوں میں، اُس نے ہم گناہگاروں کو نہیں بھلا دیا جو یہاں نیچے ہیں، بلکہ وہ اپنے ہاتھ پھیلاتا ہے، اور اپنے باپ کے تخت کے سامنے شفاعت کرتا ہے، اور ہمارے لیے بے شمار برکات جیتتا ہے، کیونکہ اُس نے "اپنے آپ کو ہمارے لیے دے دیا"۔

اور میں سوچ رہا تھا کہ کیا میں اس عبارت کو کسی اور طریقے سے استعمال نہ کروں؟ مسیح کے خدام کو ایک مضمون کی ضرورت تھی جس پر وہ منادی کریں، اور اس لیے اُس نے "اپنے آپ کو ہمارے لیے دے دیا" تاکہ یہ ہماری خدمت کا مستقل موضوع بنے۔

مسیح کے خدام کو ایک میٹھے ساتھی کی ضرورت تھی جو ان کی مشکلات میں اُن کے ساتھ ہو، اور اُس نے "اپنے آپ کو ہمارے لیے دے دیا"۔

مسیح کے لوگوں کو تسلی کی ضرورت ہے، وہ روحانی خوراک اور مشروب چاہتے ہیں، اور اس لیے اُس نے "اپنے آپ کو ہمارے لیے دے دیا"۔ اُس کا جسم ہماری روحانی غذا بننے کے لیے، اور اُس کا خون ہماری روحانی مشروب بننے کے لیے۔

اور ہم اُمید کرتے ہیں کہ جلد ہم اس دنیا سے واپس اپنے گھر جائیں گے، خوشیوں کی سرزمین میں، اور ہمارا آسمان کیا ہوگا؟ کیوں، ہمارا آسمان خود مسیح ہوگا، کیونکہ اُس نے "اپنے آپ کو ہمارے لیے دے دیا"۔

ہاں! وہی سب کچھ ہے جو ہم چاہتے ہیں، جو ہم آرزو کرتے ہیں! ہم کسی چیز کی بھی زیادہ خواہش نہیں کر سکتے، اور نہ ہی کسی بہتر چیز کی، سوائے اس کے کہ ہم مسیح کے ساتھ ہوں، اور مسیح ہمارے پاس ہو، مسیح پر کھائیں، مسیح کی چھاتی میں لیٹیں، اُس کے لبوں کی مٹھاس کو جانیں، اُس کی محبت بھری آنکھوں کی چمک کو دیکھیں، اُس کے محبت بھری باتوں کو سنیں، اور اُسے اپنے دل سے ہمیں لگائے ہوئے محسوس کریں، اور ہمیں بتائے کہ اُس نے ہمیں دنیا کی بنیاد رکھنے سے پہلے سے محبت کی ہے، اور ہمارے لیے اپنے آپ کو دے دیا ہے۔

میں سمجھتا ہوں کہ ہم نے اس عبارت کو اب کچھ حقیقتوں کے سیاق و سباق میں ڈال دیا ہے، انہیں نہ بھولنا، بلکہ انہیں اپنی —خوشی بنا لینا! اور اب ہم جو آخری کام کرنا ہے وہ یہ ہے کہ

III.

"اس عبارت کو عملی لحاظ سے استعمال کریں اور اس سے چند نتائج اخذ کریں۔"

پہلا نتیجہ جو میں اخذ کرتا ہوں وہ یہ ہے کہ وہ جو اپنے آپ کو اپنے لوگوں کے لیے دے چکا ہے، وہ انہیں کسی چیز سے انکار نہیں کرے گا۔ یہ تمہارے لیے ایک میٹھا حوصلہ افزا پیغام ہے جو دعا کے عمل کو اپنانا جانتے ہو۔ تم جانتے ہو کہ پاؤل کیسے کہتا ہے، "جس نے اپنے ہی بیٹے کو نہیں چھوڑا، بلکہ اُسے ہمارے لیے سونپ دیا، تو وہ ہم سب کو اُس کے ساتھ مل کر کیسے سب کچھ آزادانہ نہیں دے سکتا؟" مسیح سب کچھ ہے۔ اگر مسیح تمہیں اپنے آپ کو دے دیتا ہے، تو وہ تمہیں تمہارا روٹی اور پانی دے گا، اور تمہیں رہنے کے لیے ایک گھر دے گا۔ اگر وہ تمہیں اپنے آپ کو دیتا ہے، تو وہ تمہیں آسمان کی راہ میں بھوکوں مرنے نہیں دے گا۔ یسوع مسیح ہمیں اپنے آپ کو نہیں دیتا اور پھر ہمیں عام چیزوں سے انکار کرتا ہے۔ ہائے! خدا کے بچے، جرات سے فضل کے تخت کے سامنے جاؤ! تمہارے پاس بڑا ہے، تم یقیناً چھوٹا بھی پاؤ گے، تمہارے پاس بڑا ہے، تمہیں چھوٹے سے انکار نہیں کیا جائے گا۔

اب میں دوسرا نتیجہ اخذ کرتا ہوں، یعنی اگر مسیح نے پہلے ہی اپنے آپ کو اس قدر تکلیف دہ طریقے سے دے دیا ہے جیسا کہ میں نے بیان کیا، چونکہ اس بات کی ضرورت نہیں ہے کہ وہ اب مزید تکلیف برداشت کرے، ہمیں یہ یقین کرنا چاہیے کہ وہ اب بھی گناہگاروں کے دلوں میں اپنے آپ کو دینے کے لیے تیار ہے۔

عزیزو، مسیح کا بیت لحم آنا تمہارے دل میں آنا سے کہیں زیادہ بڑا انکسار ہے۔ کیا مسیح کو گالوریا پر مرنا تھا؟ وہ سب کچھ مکمل ہو چکا ہے، اور اُسے دوبارہ مرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ کیا تمہیں لگتا ہے کہ وہ جو مرنے کے لیے تیار تھا، اب اپنے جذبات کے اثرات کو لاگو کرنے کے لیے تیار نہیں ہے؟ اگر ایک شخص پانی میں چھلانگ لگا کر ڈوبتے ہوئے بچے کو بچاتا ہے، اور جب وہ بچے کو زندہ ساحل پر لاتا ہے، اور اگر اُس کے پاس روٹی کا ایک ٹکڑا ہو اور بچے کو ضرورت ہو، تو کیا تم سوچتے ہو کہ وہ جو بچے کی جان بچانے آیا تھا، اُس بچے کو روٹی کے چھوٹے سے ٹکڑے سے انکار کرے گا؟

اور آؤ، کیا تم سوچتے ہو کہ مسیح نے گالوریا پر مر کر تمہارے دل میں نہیں آنا؟ کیا تم یہ یقین کرتے ہو کہ وہ جو گناہگاروں کے لیے مرا تھا، کبھی گناہگار کی دعا کو رد کرے گا؟ اگر تم ایسا یقین کرتے ہو، تو تم اُس کے بارے میں سخت سوچ رہے ہو، کیونکہ اُس کا دل بہت نرم ہے۔ وہ ایک آہ کو بھی محسوس کرتا ہے۔ تم جانتے ہو کہ تمہارے بچوں کے ساتھ کیا ہوتا ہے، اگر وہ

تکلیف کی وجہ سے روتے ہیں، تو تم کچھ بھی دینے کے لیے تیار ہو تاکہ کوئی آ کر انہیں شفا دے سکے، اور اگر تم اپنے گناہ کی وجہ سے روتے ہو، تو عظیم معالج آئے گا اور تمہیں شفا دے گا۔

آہ! یسوع مسیح ہمارے رونے اور آنسوؤں سے کہیں زیادہ آسانی سے متاثر ہوتا ہے جتنا ہم اپنے ساتھی مخلوق کے رونے سے متاثر ہوتے ہیں۔ آؤ، غریب گناہگار، آؤ اور میرے آقا پر اپنا بھروسہ رکھو! تم اُسے سنگدل نہیں سمجھ سکتے۔ اگر وہ ایسا ہوتا تو پھر اُس نے کیوں مرا؟ کیا تم اُسے بے رحمی سمجھتے ہو؟ پھر اُس نے خون کیوں بہایا؟ تم اُس کے بارے میں اتنی سختی سے کیوں سوچ رہے ہو! تم اُس کے دل پر بہت گہرے زخم لگا رہے ہو جب تم اُسے بے رحم اور سخاوت سے عاری سمجھتے ہو۔

جیسے میں زندہ ہوں، خداوند فرماتا ہے، مجھے اس کی موت میں کوئی خوشی نہیں، بلکہ یہ کہ وہ میری طرف رجوع کرے اور "زندہ رہے۔"

یہ آواز اُس خدا کی ہے جسے تم اتنے سخت انصاف کے طور پر دیکھتے ہو! کیا یسوع مسیح، جو بہت ہی نرم ہے، نے اس سے بھی زیادہ دردناک آواز میں نہیں فرمایا، "میرے پاس آؤ، اے تمام تم جو محنت کرتے ہو اور بوجھ سے دبے ہوئے ہو، اور میں تمہیں آرام دوں گا؟" اے تم محنت کرنے والے، تم مشقت اٹھانے والے، مسیح تمہیں اپنے پاس آنے کی دعوت دیتا ہے! "تم سب جو محنت کرتے ہو۔" اور تم جو ناخوش ہو، تم جو جانتے ہو کہ تم نے غلط کیا ہے، اور اس کی وجہ سے راتوں کو سو نہیں سکتے، تم جو گناہ کے بارے میں پریشان ہو، اور تم چاہتے ہو کہ اپنے سر چھپاؤ اور

"کہیں بھی، کہیں بھی دنیا سے باہر"

تمہارا باپ تم سے، ایک ایک سے کہتا ہے، "میرے پاس نہ بھاگو، بلکہ میرے پاس آؤ، میرے بچے!" یسوع، جو مرا، فرماتا ہے، "مجھ سے نہ بھاگو، بلکہ میرے پاس آؤ، کیونکہ میں تمہیں قبول کروں گا، میں تمہیں قبول کروں گا، جو مجھ سے آتا ہے، میں اُسے کبھی باہر نہیں پھینکوں گا۔" گناہگار، یسوع نے ابھی تک کبھی کسی آنے والے روح کو رد نہیں کیا، اور نہ ہی وہ کبھی کرے گا۔ آہ! اُسے آزماؤ! اُسے آزماؤ! اب آؤ، اپنے گناہوں کے ساتھ جیسے بھی تم ہو، خون بہاتے اور مرتے ہوئے نجات دہندہ کے پاس، اور وہ تم سے کہے گا، "میں نے تمہارے گناہ مٹا دیے ہیں؛ جاؤ اور دوبارہ گناہ نہ کرو؛ میں نے تمہیں معاف کر دیا ہے۔" خدا تمہیں یہ فضل دے کہ تم اپنے بھروسے کو اُس پر رکھو "جو ہمارے لیے اپنے آپ کو دے چکا ہے"

ایسی کئی اور باتیں ہیں جو میں اگر وقت ہوتا تو اخذ کر سکتا، لیکن اگر یہ آخری نتیجہ تمہارے دلوں میں اس طرح ڈالا جائے کہ تم اسے عملی طور پر پورا کرو، تو یہ کافی ہو گا۔ اب تم نہ جاؤ اور اچھے اعمال کرنے کی کوشش کرو تاکہ تم جنت کا حق دار بن سکو۔ نہ جاؤ اور دعا کرنے کی کوشش کرو تاکہ تم دعا کے اثر سے جنت میں جا سکو۔ یاد رکھو، اُس نے "اپنے آپ کو ہمارے لیے دے دیا۔" پرانا قول ہے کہ "کسی تحفے سے زیادہ آزاد کچھ نہیں ہوتا"، اور بے شک یہ خدا کا تحفہ، یہ ابدی زندگی، آزاد ہونا چاہیے، اور ہمیں اسے آزادانہ طور پر لینا چاہیے، یا بالکل نہیں۔

کبھی کبھی میں ہمارے بعض ڈاکٹروں کے پاس یہ عبارت دیکھتا ہوں کہ وہ "مفت مریضوں" کو قبول کرتے ہیں۔ یہی وہ قسم کے مریض ہیں جنہیں میرا آقا قبول کرتا ہے۔ وہ صرف انہیں قبول کرتا ہے جو مفت آئیں۔ اُس نے آج تک کچھ نہیں لیا، اور نہ ہی وہ کبھی لے گا، سوائے تمہاری محبت اور تمہاری شکرگزاری کے، جب اُس نے تمہیں نجات دی ہو۔ لیکن تمہیں اُس کے پاس خالی ہاتھ آنا ہوگا، جیسے تم ہو، بس ویسے ہی آؤ، اور وہ تمہیں ابھی قبول کرے گا، اور تم جیو گے تاکہ اُس کی فضل کی تعریف اور "جلال کے لیے گاؤ جو تمہیں محبوب میں قبول کرتا ہے، اور "جو ہمارے لیے اپنے آپ کو دے چکا ہے۔"

خدا تمہیں اس پر عمل کرنے کی توفیق دے۔ آمین۔

تشریح از سی۔ ایچ۔ اسپرجن
زبور 145:14

یہ ایک تعلیم کا زبور ہے، اور پھر بھی یہ محبت کا گیت ہے، کیونکہ مسیح سے محبت کی سائنس تمام سائنسوں میں سب سے افضل ہے۔ مسیح کو جاننا یعنی اُسے محبت کرنا، اور ہم سب سے بہتر وہ سکھائے جاتے ہیں جو اُسے سب سے زیادہ محبت کرتے ہیں، اور یہ زبور سب سے زیادہ ایک مشکل ہے، ایک تعلیم کا زبور، جب ہمیں محبت کرنے کی تعلیم دی جاتی ہے۔ لہذا یہ زبور محبت کا گیت ہے۔

آیت 1: میرا دل ایک اچھا معاملہ لکھ رہا ہے
—ایک اچھا آلہ—دل جو پاکیزہ اور مقدس ہو—ایک اچھا موضوع، کیونکہ وہ کہتا ہے

1. میں ان باتوں کا ذکر کرتا ہوں جو میں نے بادشاہ کے متعلق بنائی ہیں۔
اوہ! یہ ایک وفادار موضوع ہے، جو بادشاہ یسوع کے متعلق ہے۔ اصل عبارت میں ہے، "میرا دل اچھے معاملے سے اُبال رہا ہے" جیسے ہر آیت اس زیور کی ایک اُپالتی ہوئی دل کی مانند ہو، جو مسیح کی محبت سے گرمی محسوس کر رہا ہو، اور سب کچھ اُس کے متعلق ہے۔ بادشاہ کے متعلق۔ "میں ان باتوں کا ذکر کرتا ہوں جو میں نے بنائی ہیں۔" یہ تجربہ ہے۔ وہ باتیں جو میں نے خود بنائیں، اور ایسی کوئی بات نہیں۔ نظریاتی علم بہت کم قیمت رکھتا ہے۔ ہمیں یہ دل میں چاہیے اور ہمیں یہ اپنی زندگی میں چاہیے۔

2. میری زبان ایک تیار قلم کی طرح ہے۔
گویا یہ کسی اور ہاتھ سے چل رہی ہو، جیسے قلم چل رہا ہو۔ یوں زیور نگار محسوس کرتا ہے جیسے اس کی زبان خدائی اثر کے تحت ہو، اور وہ ایسی باتیں کہنے والا ہو جو اس کی اپنی ہیں، پھر بھی وہ اس کی اپنی نہیں۔ وہ باتیں جو اس نے بنائی ہیں، پھر بھی جنہیں روح کی طرف سے اُبھارا گیا ہے۔

3. تُو انسانوں کے بچوں سے زیادہ حسین ہے۔
پھر وہ اُسے دیکھتا ہے۔ وہ اُسے ایمان سے دیکھتا ہے، اور وہ باتیں کرتا ہے، نہ کہ اُس کے بارے میں، بلکہ اُس سے بات کرتا ہے۔
تُو انسانوں کے بچوں سے زیادہ حسین ہے۔ "اوہ! یہ مسیح پر غور کرنا کتنا خوشگوار ہے، جب مسیح خود موجود ہو۔" یہ خوشی کی بات ہے کہ مسیح کے بارے میں بات کی جائے جب آپ اُسے ساتھ میں مخاطب کر رہے ہوں۔ تُو انسانوں کے بچوں سے زیادہ حسین ہے۔ وہ سب سے زیادہ حسین ہے۔ جو بھی جمال، عظمت، اور وقار انسانوں میں ہو، تیرے پاس وہ سب ہے، اور وہ سب سے زیادہ جو ان کے پاس ہے۔

4. تیری ہونٹوں میں فضل ڈالا گیا ہے۔
یہ فضل تیرے ہونٹوں سے بہتا ہے۔ یہ تیرے منہ سے اُٹھتا ہے۔ ہر لفظ جو تُو بولتا ہے، وہ فضل اور سچائی سے بھرا ہوتا ہے۔

5. اسی لئے خدا نے تجھے ہمیشہ کے لئے برکت دی ہے۔
مواصل، خدا-آدم، مسیح یسوع، خدا کی طرف سے برکت یافتہ ہے۔ سب سے بلند کی برکت اُس پر ہے کیونکہ وہ ہے حد حسین ہے۔ اس کے الفاظ بے شمار فضل سے بھرپور ہیں، اور اگر خدا اُسے برکت دیتا ہے، تو کیا ہم اُسے برکت نہیں دیں گے؟ اگر خدا خود اُسے سراپتا ہے، تو کیا ہم اُسے سراپیں گے؟ اوہ! ہم خاموش نہ رہیں، بلکہ جہاں خدا رہنمائی دے، وہاں خوشی سے اُس کا پیچھا کریں۔

6. اپنی تلوار اپنے پہلو پر باندھ، اے سب سے زبردست، اپنی شان اور عظمت کے ساتھ۔
وہ لڑنے والے مسیح کو پسند کرتا ہے۔ وہ مسیح جو اپنی تلوار اپنے پہلو پر باندھے ہوئے ہے۔ اوہ! لیکن مسیح کا امن کا شہزادہ دیکھنا خوشگوار ہے۔ یہ جاننا کہ وہ ہمارے دل میں انمول برکات لانے آیا ہے، لیکن پھر بھی مسیح کا خوفناک پہلو اُس کے مقدس لوگوں کے لیے قیمتی ہے۔ وہ اُسے اپنی تلوار اپنے پہلو پر باندھنے کی درخواست کرتے ہیں۔ ایک مسلح مسیح صرف اپنی قوم کے دفاع کے لیے اور انہیں فید سے آزادی دلانے کے لیے مسلح ہو سکتا ہے۔ لہذا، اے سب سے حسین، تو سب سے زبردست بھی ہو۔

7. اور اپنی عظمت میں کامیابی کے ساتھ سوار ہو، سچائی، عاجزی اور راستبازی کی وجہ سے؛ اور تیری دہنی ہاتھ تجھے دبشتناک باتیں سکھائے گا۔

دنیا میں تین چیزیں بہت مشکل سے کام کرتی ہیں اور ان پر سخت وقت آتا ہے، سچائی، جو کہ غلطی سے محصور ہے، جیسے شکاری کتے کے پیچھے دوڑنے والی ہرن۔ اے خدا، اپنی سچائی کا دفاع کر! اے خدا کے مسیح، اپنی تلوار اُپر ہاتھ ڈال اور غلطی کو مٹا ڈال

اگے جو چیز ہے وہ عاجزی ہے۔ ایک نرم روح انسانوں کے سخت دلوں میں بہت مشکل سے جگہ بناتی ہے۔ وہ عاجزی کو نہیں سمجھتے۔ وہ عاجز آدمی کو کمزوری سمجھتے ہیں۔ وہ اس کی نرمی پر ہنسی اُڑاتے ہیں۔ اے خدا کی تلوار، زمین پر عاجزوں کا دفاع کر

اور ایک تیسری چیز ہے جو مشکل میں ہے، اور وہ ہے راستبازی ایک بے خدا نسل میں، جو کڑوا کو میٹھا اور میٹھا کو کڑوا سمجھتی ہے۔ اندھیرا کو روشنی اور روشنی کو اندھیرا سمجھتی ہے۔ راستبازی کو آزمائش کا سامنا ہے۔ لیکن اے تم جو سچائی، عاجزی، اور راستبازی کی صورت ہو، تم اپنے تیز تلوار کے ساتھ باہر آؤ، اور ان چیزوں کے حق میں لڑو! ہم نہیں چاہتے کہ خداوند دنیا میں فخر، غرور اور طاقت کے لیے آئے۔ ہم صرف یہ چاہتے ہیں کہ اس کی لڑائیاں محبت کی لڑائیاں ہوں۔ ہم صرف یہ چاہتے ہیں کہ وہ سچائی، عاجزی اور راستبازی کی بادشاہی پھیلانے۔

تیرے تیر بادشاہ کے دشمنوں کے دل میں گہرے ہیں: جس کی وجہ سے لوگ تیرے سامنے گر پڑتے ہیں۔ 5. مسیح کی طاقت بے حد دور تک پہنچتی ہے۔ وہ صرف تلوار سے مار نہیں سکتا، بلکہ وہ تیر کے ساتھ بھی مہارت رکھتا ہے، اور وہ ان لوگوں کو دور سے تیر مار سکتا ہے تاکہ وہ اس کی طاقت کو محسوس کر سکیں۔ اوہ! کاش وہ ایسا اب کرے، تاکہ جو لوگ اس سے میلوں دور ہیں، وہ اپنے آپ کو حیرانی سے پائیں، اور ان کے دل میں اس کا تیر آ کر پہنچے، تاکہ وہ مسیح کی طاقت کے نیچے گر جائیں، اور اس سے فریاد کریں کہ وہ آ کر اس زخم کو ٹھیک کرے جو اس کا اپنا تیر لگا چکا ہے۔ وہ یہ کرے گا، کیونکہ لکھا ہے، "میں زخمی کرتا ہوں، اور میں شفا دیتا ہوں"، اور جہاں مسیح رحم سے زخم کرتا ہے، وہ رحم سے ہی شفا بھی دیتا ہے۔

تیرا تخت، اے خدا، ہمیشہ ہمیشہ کے لیے قائم رہے گا: تیری بادشاہت کا عصا ایک درست عصا ہے۔ 6. دیکھو، جتنا تم مسیح کو دیکھو گے، اتنا ہی زیادہ نظر آئے گا۔ یہاں گانے والے نے پہلے کہا، "تو انسانوں کے بچوں سے زیادہ حسین ہے"، اور اب وہ پکار رہا ہے، "تیرا تخت، اے خدا، ہمیشہ ہمیشہ کے لیے قائم رہے گا۔" وہ شخص مسیح کو صحیح طرح نہیں دیکھ سکا جو اسے خدا کے طور پر نہیں پہچان سکا—خدا جو تخت پر بیٹھا ہو، ہمیشہ کے لیے قائم تخت پر بیٹھا ہو۔

اوہ! اگر تم میں سے کوئی ابھی تک مسیح کو خدا کے طور پر نہیں مانتا، تو میں دعا گو ہوں کہ تم ایسا کرو، کیونکہ تم نے اس کتاب مقدس کے مسیح کو بالکل نہیں سمجھا، جتنا بھی تم اس کی اخلاقی شخصیت کو حکمت میں اعلیٰ مانتے ہو، جب تک کہ تم یہ نہ کہو، "میرے خداوند اور میرے خدا"، جیسے تھامس نے اس کے زخم دیکھ کر کہا۔ "تیرا تخت، اے خدا، ہمیشہ ہمیشہ کے لیے قائم رہے گا۔ تیری بادشاہت کا عصا ایک درست عصا ہے۔" یہ خوشی کی بات ہے! مسیح کی مکمل بادشاہت ہے، لیکن وہ مکمل بادشاہت کبھی بھی حق کے دائرے سے باہر نہیں جاتی۔ "تیری بادشاہت کا عصا ایک درست عصا ہے۔"

7. تو راستبازی سے محبت کرتا ہے، اور بدی سے نفرت کرتا ہے: اسی لئے خدا، تیرا خدا، نے تجھے خوشی کے تیل سے تیری ساتھیوں پر بلند کر کے مسح کیا ہے۔

مسیح کبھی بھی غیر جانبدار نہیں ہوتا۔ وہ راستبازی سے محبت کرتا ہے، اور بدی سے نفرت کرتا ہے۔ وہ جو کچھ بھی کرتا ہے، اس میں ایک خاص دل کی طاقت ہوتی ہے، چاہے محبت ہو یا نفرت، اور اسی وجہ سے خدا اسے پسند کرتا ہے، کیونکہ خدا نیم گرم مزاج کو نفرت کرتا ہے۔ "لہذا، کیونکہ تو نہ سرد ہے نہ گرم"، وہ کہتا ہے، "میں تجھے اپنے منہ سے تھوک دوں گا۔" لیکن مسیح کبھی بھی ان معاملات میں غیر جانبدار نہیں ہوتا۔ وہ راستبازی سے محبت کرتا ہے۔ وہ بدی سے نفرت کرتا ہے۔ "اسی لئے خدا، تیرا خدا، نے تجھے خوشی کے تیل سے تیری ساتھیوں پر بلند کر کے مسح کیا ہے۔"

اور اگر تم خوشی کے تیل کو حاصل کرنا چاہتے ہو، پیارے دوستو، تو تمہیں غیر جانبدار نہیں ہونا چاہیے۔ تم جو بیچ میں ہو—جو نہ بہت اچھے ہو نہ بہت برے—جو نہ دنیا دار ہو نہ پورے طور پر مسیحی، تمہیں کبھی بھی کوئی خوشی نہیں ملتی۔ تم دیکھو، تم دنیا میں اتنا نہیں جاتے کہ اس کی خوشی حاصل کر سکو، چاہے وہ کتنی بھی بری اور پست ہو، اور تم مسیح کی بادشاہی میں اتنا نہیں جاتے کہ اس کی خوشی حاصل کر سکو، اس لیے تمہیں کسی بھی طرف سے سکون نہیں ملتا۔ اوہ! پورے طور پر بادشاہی میں ڈوب جانا—جیسے ایک شخص سمندر میں پھینکا جائے اور اس میں غرق ہو جائے! اس کے سب سے نیچے کے گہرے حصے میں سب سے میٹھے پانی ہیں۔

8. تیری تمام پوشاکیں مر اور آلوہ اور کیسیہ کی خوشبو سے مہک رہی ہیں، ہاتھی کے دانتوں والے محلوں سے، جنہوں نے تجھے خوش کیا ہے۔

مسیح کے کپڑے بھی مومنوں کے لیے قیمتی ہیں۔ "تم جو ایمان لاتے ہو، وہ تمہارے لیے قیمتی ہے۔" لیکن اس کے کپڑے بھی ان سے خوشبو دار ہیں، چاہے وہ اپنے کابین کے لباس پہنے، یا اپنے شاہی لباس، یا اپنے نبوتی چادر۔ ان میں سے ہر ایک میں مختلف قسم کی خوشبوؤں کا میٹھا اثر ہوتا ہے، مر، آلوہ، اور کیسیہ کی خوشبو۔ سب کڑوی میٹھی خوشبو! اوہ! مسیح میں ایک حیرت انگیز کڑوی مٹھاس ہے—موت کے درد جو ہماری زندگی پیدا کرتا ہے، غم کا درد جو ہمیں خوشی دیتا ہے، اس کا گرنا جو ہمارے بلند کرنے کے لیے ہے۔

9. بادشاہوں کی بیٹیاں تیری معزز عورتوں میں شامل تھیں: تیرے دہنے ہاتھ پر ملکہ اوفیر کے سونے میں کھڑی تھی۔ کسی کو بھی اتنی عزت نہیں ملتی جتنی عزت اس کو ملتی ہے جو مخلصی کے لیے اپنے دل و جان سے مسیح کے پیچھے چلتا ہے۔ وہ معزز عورتیں ہیں جو اپنے مال و دولت سے اس کی خدمت کرتی ہیں، جو اکثر اس کے معبد میں پائی جاتی ہیں، جیسے کہ قدیم زمانے میں حنہ۔ یہ سب بادشاہوں کی بیٹیاں ہیں۔ اور جہاں تک اس کی کلیسیا کا تعلق ہے، وہ ایک ملکہ ہے۔ وہ کم تر درجہ پر نہیں، بلکہ اس کی شان کے مطابق بلند ہے۔ وہ اوفیر کے سونے میں ملبوس ہے—سب سے بہترین دھات، اور اس دھات کی سب سے عمدہ قسم—اوفیر کا سونا، اور "عجیب طور پر، میری روح، تجھے عظیم مقدس تین کی جانب سے آراستہ کیا گیا ہے۔" ہر قسم کا شاہی لباس خدا کی کلیسیا پر اور اس کے ہر فرد پر پہنایا

گیا ہے۔

10. سنو، اے بیٹی، اور غور سے سنو، اور اپنا کان لگاؤ؛ اپنے لوگوں کو بھی بھلا دے اور اپنے باپ کے گھر کو بھی؛ 10. ہم مسیح کو اس وقت تک پورے طور پر نہیں جان سکتے جب تک ہم دنیا کو جاننا چھوڑ نہ دیں۔ یاد رکھنا اور بھولنا دونوں ضروری ہیں۔ ہمیں اپنے باپ کے گھر کو بھولنا ہوگا۔ اس سے باہر نکل آنا ہوگا۔ اگر مسیح اپنی کلیسیا سے محبت کرے گا، تو وہ ایک ایسی کلیسیا ہوگی جو دنیا سے ہم آہنگ نہیں ہے، بلکہ اس کا دماغ نئے سرے سے بدل چکا ہے۔ ہم نہ صرف دنیا سے محبت نہیں کرنی چاہیے، بلکہ ہمیں اس کے بارے میں سوچنا بھی نہیں چاہیے۔ "اپنے لوگوں کو بھی بھلا دے اور اپنے باپ کے گھر کو بھی۔"

11. تو بادشاہ تیری جمال کو بہت پسند کرے گا۔

ہم مسیح کی جمالیات کے بارے میں سوچ رہے تھے۔ لیکن دیکھو، جب ہم مسیح کی جمال کو دیکھتے ہیں، مسیح ہم پر اپنی جمالیات ڈالتا ہے، اور جب ہم مسیح کی جمالیات دیکھتے ہیں، تو ہم بہت جلد اس کی کلیسیا میں بھی جمالیات دیکھنا شروع کر دیتے ہیں۔ میں پاتا ہوں کہ جو لوگ خدا کی کلیسیا پر تنقید کرتے ہیں، ان کا اپنے کلیسیا کے سرپرست کے بارے میں زیادہ احترام نہیں ہوتا، لیکن جب وہ مسیح سے محبت کرتے ہیں، تو ان کی قوم بھی اس کے لیے محبوب ہو جاتی ہے۔ کیوں کہ ایک پرانا قول ہے، "مجھے محبت کرو، میرے کتے کو بھی محبت کرو۔" ہم اس سے کہیں زیادہ کہہ سکتے ہیں، "مسیح سے محبت کرو، اس کی کلیسیا سے محبت کرو۔"

12. کیونکہ وہ تیرا خداوند ہے؛ تو اس کی عبادت کر۔

یہ کلیسیا کا بڑا مقصد ہے۔ اپنے خداوند کی عبادت کرنا، اور میں یقین کرتا ہوں کہ جیسے ہم آج رات یہاں جمع ہیں، ہم زمین پر سب سے اعلیٰ مقصد کے لیے جمع ہیں۔ جب خدا کے لوگ عبادت کے لیے جمع ہوتے ہیں، وہ وہی کام اکر رہے ہیں جو فرشتے تخت کے سامنے کرتے ہیں۔ ایسا کام جس سے وہ دن رات کبھی نہیں رکتے

13. اور صور کی بیٹی ہدیہ لے کر وہاں ہوگی؛

لیکن وہ تو ایک بت پرست ہے، وہ ایک تاجرانہ عورت ہے۔ وہ اسرائیل کے بادشاہ کے بارے میں کیا جانتی ہے؟ آہ! لیکن جب اسرائیل اپنے بادشاہ کو تسلیم کرے گا۔ جب مسیح کی کلیسیا مسیح میں خوش ہو گی اور اس پر فریفتہ ہو گی، تو وہ اپنے سب سے کم تر مقامات سے بھی بے شمار مرید حاصل کرے گی۔

14. بلکہ لوگوں میں سے امیر بھی تیرے فضل کی درخواست کریں گے۔

وہ عموماً دوسرے کاموں میں مشغول رہتے ہیں، لیکن پھر وہ جان جائیں گے، جب کلیسیا اپنے بادشاہ کے ساتھ صحیح ہو گی۔

15. بادشاہ کی بیٹی اندر سے پوری شان سے آراستہ ہے: اس کا لباس سونے کے کام سے بنا ہوا ہے۔

یہ اس کے بادشاہ نے بنایا ہے، جس کے اپنے دہنے ہاتھ نے اس قیمتی کیڑے کو مکا مارا ہے، اور پھر ہر سنہری دھاگے کو اپنی خون آلودہ ہاتھوں سے سینا ہے، اور اس نے اسے ایک مقدس لباس میں تبدیل کر دیا جو ستاروں سے "بھی طویل عمر پائے گا،" اس کا لباس سونے کے کام سے بنا ہوا ہے۔

16. وہ بادشاہ کے سامنے کڑھائی والے لباس میں لائی جائے گی: اس کی ہمسفر کنواریوں کو جو اس کے پیچھے چلتی ہیں، تیرے سامنے لایا جائے گا۔

خوش نصیب ہیں وہ پاک کنواری روحیں جو خود کو دلہن کا حصہ بننے کے لائق سمجھنے کی جرات نہیں کرتیں، لیکن پھر بھی اس کے پیچھے چلتی ہیں اور اس کے قریب رہتی ہیں۔ وہ حقیقت میں اس کا حصہ ہیں، اور "وہ تیرے سامنے لائی جائیں گی۔"